سوال

(117) غیر شعوری عمر کا نکاح

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس فیصلہ کے بارے میں کہ میرے والد نے میری بہن کا نکاح اپنے کسی عزیز سے کر دیا تھا جبکہ میری بہن اتنی کمسن تھی کہ اس کو اپنے نکاح کا ہونا بالکل یاد نہیں ۔ تقریباً دو ماہ کی عمر تھی ۔ بالغ ہونے کے بعد میری بہن کو جب معلوم ہوا کہ اس کا نکاح اس کے والد نے فلاں آدمی سے کیا ہوا ہے تو اس نے نکاح کو قائم رکھنے سے انکار کر دیا اب وہ اس آدمی سے نکاح نہیں رکھنا چاہتی لہٰذا کتاب وسنت کی رو سے وضاحت فرمائے ۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے ۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

((لا تنکح الأیم حتی تستأمر ولا تنکح البکر حتی تستاذن قیل وما إذنها یا رسول الله قال أن تسکت))

'' بیوہ کا نکاح اس کا امر حاصل کئے بغیر نہ کیا جائے اور کنواری لڑکی کا نکاح اس کا اذن (اجازت) حاصل کئے بغیر نہ کیا جائے ۔ کہا گیا اس کا اِذن کیا ہے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چپ رہنا اس کا اذن ہے (کیونکہ وہ شرم کے مارے بول بولتی نہیں)'' ۔ (المنتقیٰ لابن جارود ۷۰۰، واللفظ لہ بخاری مع فتح ۹/۱۹۱، ۲۴۰، ۱۲/۳۳۹، مسلم مع نووی ۹/۲۰۲، ابوداؤد ۱۰۹۲، نسائی ۲/۸۵، ترمذی مع تحفہ ۴/۲۴۰، ابنِ ماجہ (۱۸۷۱)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بالغہ لڑکی سے اس کے نکاح کی اجازت لی جاتی ہے اور جب وہ نابالغہ ہوتی ہے تو بچپن میں اس سے اجازت نہیں لی جاتی ۔ اس کا ولی نکاح کر سکتا ہے بعد از بلوغت اس لڑکی کو اختیار ہوتا ہے کیونکہ اس کا حق ہے وہ اپنا نکاح اگر منسوخ کرانا چاہے تو کرا سکتی ہے :

((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ جَارِيَةً بِكْرًا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ «أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ، فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ))

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک کنواری لڑکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور بیان کیا کہ اس کے باپ نے اس کا نکاح کیا ہے اور وہ ناپسند کرتی ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اختیار دے دیا ۔'' (ابوداؤد (۲۹۰۶) احمد ۱/۲۷۳ ۔ ۲۴۶۵ ۔ ، ابنِ ماجہ ۱۸۷۵ ۔ ۲/۲۰۳)

علامہ احمد حسن دہلوی راقم ہیں :

"الحدیث یدل علی تحریم إجبار الأب لأبنه البکر علی النکاح وغیرہ من الأولیاو بالأولی ."

''یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ باپ کے لئے حرام ہے کہ وہ اپنی کنواری بیٹی کو نکاح پر مجبور کرے تو باپ کے علاوہ لڑکی کے اولیاء (دیگر رشتہ داروں) کے بالاولی جبر کی ممانعت ہے''۔ (تنقیح الرواۃ ۳/۱۰)

مذکورہ بالا حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ لڑکی کو بالغ ہوجانے کے بعد اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنا بچپن کا کیا ہوا نکاح فسخ کرا سکتی ہے۔ فسخ کے لئے چاہیں تو ثالثی شرعی عدالت کی طرف رجوع کرلیں تاکہ مزاحمت وغیرہ کا اندیشہ نہ ہو۔
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج 1

محدث فتویٰ